بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت ۶ ؍ ۱؎ پیشگی عہ

معہ ضمیمہ

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(للعہ) پیشگی

جلد ۸ — مورخہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۲۷ ہجری المقدس علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۲۲ ماگھ ۱۹۶۵ — نمبر ۱۵

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

وی ۔ پی وصول فرمائیں

جن صاحبوں کے ذمے ۱۹۰۸ء کا بقایا ہے ان کے نام اور جنہوں نے ۱۹۰۹ء کا چندہ سالانہ ابھی تک نہیں دیا اور نہ کسی خاص مہینے میں دینے کی ہدائت کی ہے ان کے نام وی پی کئے جا رہے ہیں احباب وصول فرما کر مشکور کریں

سب خریداران بدر

سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ ضرور کم از کم ایک ایک خریدار دیں انشاء اللہ ایسے معاونین کے نام اخبار میں چھپتے رہینگے

ضمیمہ تفسیر

کی نسبت عرض ہے کہ جن جن صاحبان کے نام ۴ فروری کے پرچہ میں ضمیمہ بھیجا گیا ہے وہ اس کے خریدار سمجھے گئے ہیں ان سے ضرور للعہ سالانہ قیمت وصول کی جاویگی اور اگر کسی صاحب کو اس تفسیر کی خریداری منظور نہ ہو تو وہ ابھی سے اطلاع دیں ورنہ پورے اخبار "بدر" مع ضمیمہ کے خریدار سمجھے جائینگے اطلاع دینے میں سستی نہیں چاہیئے بلکہ ایک ہفتہ کے اندر اطلاع دیں۔

٭

ایک نئی تصنیف

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک رسالہ شہادت القرآن کے نام سے تصنیف کیا تھا جس میں حیات مسیح کو بعض آیات سے بزعم خود ثابت کیا۔ اس کے جواب میں شہادت الفرقان قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے جس میں ہر دلیل کو علمی رنگ میں بڑے زور سے توڑا گیا ہے ۸۴ صفحے کی کتاب ڈیمی کاغذ پر چھپی ہے ۳ر قیمت ہے۔ احباب خصوصاً سیالکوٹی جو اکثر اس کے جواب کی نسبت فرمایا کرتے تھے اکی بہت سی کاپیاں خرید کر تقسیم فرماویں۔ دفتر بدر سے مل سکتی ہے

معیار الصادقین

اسی کتاب کے ساتھ میں معیار الصادقین کی طرف احباب کی توجہ چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ نہائت مدلل طرز جدید پر لکھا گیا ہے۔ اس میں راستبازوں کی پہچان کے اصول لکھے گئے ہیں اور اسی کے ضمن میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے دلائل دیئے گئے اور اخیر میں بتایا ہے کہ دنیا میں مظفر و منصور کس طرح ہو سکتے ہیں۔ بہت افسوس ہوگا۔ اگر آپ کم از کم ایک جلد بھی نہ منگائیں اس رسالہ کی طرف احباب نے کم توجہ کی ہے۔

خذوا حذرکم

آجکل جو زلزلے اور حوادث آرہے ہیں۔ خصوصاً وہ زلزلہ جس سے سسلی اور ریجیو کے دو لاکھ آدمیوں میں سے صرف چودہ ہزار بچے ہیں اور کوئی مکان سلامت نہیں رہا اور حیدرآباد کا طوفان ان کے لئے حضور کی مندرجہ ذیل مومنین کے ایمان کے ازدیاد کی موجب پیشگوئیاں منکرین پر اتمام حجت کر رہی ہے۔

اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیاء! تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں (۱) میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔

(۲) حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جاوے گی۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع و اخبار چھاپ کر شائع کیا گیا) (کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

ایک تازہ نشان

خدا تعالیٰ کی سنت چلی آئی ہے کہ جب وہ اپنے کسی مامور کو کوئی آئندہ کی خبر دیتا ہے تو وہ ایسے الفاظ مین ہوتی ہے کہ اول اول انسان اسے سمجھ نہین سکتا اور بظاہر اسے ناممکن سمجھتا ہے مگر جس وقت اس کو کھول کر صاف کر دیتا ہے اور وہ ایسی روشن ہو جاتی ہے کہ موافق تو الگ مخالف کو بھی شک و شبہ کی گنجائش نہین رہتی چنانچہ حیدرآباد کا طوفان پچھلے سال کانگڑہ اور اٹلی کا زلزلہ بھی ایسے واقعات تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ ان کی نسبت مدتوں پہلے خبر دے چکے تھے مگر اس وقت مین ایک اور عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کی نسبت دوست و دشمن کو توجہ دلاتا ہون اور وہ یہ کہ :-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الہام عام طور سے شائع کیا تھا - کہ

تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

یہ وقت وہ تھا کہ کسی کو وہم بھی نہین گذرتا تھا - کہ ایران کسی ایسی سخت مصیبت کا شکار ہوگا - مگر خدا کا کلام پورا ہوئے بغیر نہین رہتا اس کے بعد ہی ایران مین وقتاً فوقتاً فساد شروع ہوا اور اب ایسی خبر آئی ہے کہ اس الہام کے پورا ہونے مین دشمن بھی شک نہین کر سکتا اور وہ یہ کہ بادشاہ سخت بے بس حالت مین ہے او روپیہ اور جواہرات روس کے ملک مین بھیج رہا ہے اور تمام جنوبی حصہ ملک کا باغی ہوگیا ہے اور اس نے خودمختاری کا اعلان دیدیا ہے - بوشہر شیراز کی آمد و رفت بند ہوگئی ہے - لارستان کے قومی فریق نے بماتحتی سید حسین کے شاہی حکومت کر دی ہے شاہی فرقہ کے لوگ تبریز سے ہٹ گئے - لاہجان واکبرآباد کی آبادی بھی سرکش ہوگئی اب یہ ایسا اور کھلا روشن نشان ہے کہ دشمن بھی اگر شرافت سے کام لے تو انکار نہین کر سکتا کہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص افترا علی اللہ کرے اور ایک ملک کی آئندہ قسمت ایسے کھلے الفاظ مین کئی سال پہلے ظاہر کر دے - اے حق کے طالبو ! ذرا غور کرو اور ضد کو چھوڑ دو ایسے کھلے نشانات کو دیکھ کر تباہیون اور بلاکتون کو کیون بلاتے ہو کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا نشان دکھانے سے تھک جائے گا نہین ! نہین !! نہین !!! انسان تھک جاتا ہے - مگر خدا نہین تھکتا اگر کچھ عقل ہو تو خدا سے ڈر کر توبہ کرو اور مامور من اللہ کی جماعت مین داخل ہو کر اپنی عاقبت سنوارو - جو خدا حیدرآباد کو تباہ کر سکتا ہے اور اٹلی کو ویران کیا اس کا ہاتھ تم پر نہین پڑیگا شوخی مت دکھاؤ اور دگیرد سخت گیرد مر ترا کے مقولہ کو مدنظر رکھو یہ وقت ہے کہ تم اپنے لئے زاد راہ اور تقوے کا مال جمع کر لو - کیونکہ مرنے کے بعد دنیا کے مال و جلال کام نہین آتے پس آؤ اور خدا کے قائم کردہ سلسلہ مین داخل ہو ورنہ ایسے نشان کی نظیر کسی جھوٹے نبی کے کارنامون مین دکھلاؤ مگر جو کہتا ہے کہ ایسا ہوتا ہے وہ جھوٹا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین - پس خدا کی لعنت سے بچنے کے لئے احمدیت کے جھنڈے کے نیچے پناہ لو کیونکہ اب اس کے سوا کہین مفر نہین - والسلام

الراقم - خاکسار مرزا محمود احمد ولد حضرت مسیح موعودؑ

نوٹ - جماعت کو چاہیئے اس اشتہار کو عام طور سے تقسیم کرے اور دیوارون پر چسپان کرے اور مخالفین مین خاص طور سے تقسیم کیا جاوے اور جہان ضرورت ہو وہ لوگ مجھے لکھین مین یہ اشتہار بھیجدون گا -

گلشن اسلام

یہ نظم ماسٹر محمد علی صاحب اشرف نے جلسہ سالانہ مجمع الاخوان لاہور مین پڑھی تھی جواب تک درج نہ ہو سکی -

مبارک ہو کہ آیا مہدئی صاحبقران اپنا
مسیحائے جہان اور احمدِ آخر زمان اپنا

خدا نے مہدی موعود ان آنکھون سے دکھلایا
زہے قسمت زہے بختِ رسا او نوجوان اپنا

زمانہ ہے موافق ہے خدا ہی مہربان اپنا
زمین اپنی زمان اپنا ہو دورِ آسمان اپنا

مبارک ہو مبارک ہو امام الوقت کی آمد
زمین و آسمان دکھلا چکے اک اک نشان اپنا

بچا اب بندِ عصیان سے یہ جسمِ ناتوان اپنا
خدا کا شکر ہے سر سے ٹلا بارِ گران اپنا

نہ ہو اس جستجو مین ہم نے مشفق کوئی ایسا
سنے جو رازِ دل اپنا ہے وہ رازدان اپنا

تمنائے دلِ پژمردہ برآئی ہوئی تسکین
ملا خوش قسمتی سے ہم کو احمدؑ دلستان اپنا

مبارک اے زمینِ قادیان تجھ کو مبارک ہو
کہ پیدا ہو گیا غمخوار اپنا مہربان اپنا

اسی نے گلشنِ اسلام کو آکر دیا پانی
الٰہی دیر تک زندہ رہے یہ باغبان اپنا

خدا کے فضل سے صیاد کا کھٹکا نہین باقی
بڑی حفظ و امان مین ہے عزیز و بوستان اپنا

بہارِ جاودان پیدا ہوئی گلزارِ احمدؑ مین
اُٹھا کر لے گئی خیمہ یہان سے اب خزان اپنا

ہزارون اس چمن مین کھل گئے توحید کے غنچے
زمین سے تا فلک مہکا ہوا ہے بوستان اپنا

نہین کچھ بھی ضرورت اب گلاب و مشک و عنبر کی
معطر ہو گیا توحید سے ہندوستان اپنا

الٰہی یہ گل و گلشن ہمیشہ سبز و تر دیکھون
قیامت تک رہے پھولا پھلا یہ گلستان اپنا

ہمارا کیسہ اُمید پُر ہے سیم و زر سے آج
بھرا دُر ہائے عرفان سے ہے دامن دُرفشان اپنا

مچی ارض و سما مین دھوم اس ماہِ منور کی
بنا ہے نور سے جس کے مکان جنت نشان اپنا

تمنا ہے تصدق روئے احمدؑ پر کرون دل کو
نثارِ روئے اقدس ہو یہ سارا نقدِ جان اپنا

اگر حق کی طرف سے ناخدا بن کر نہ تو آتا
یقیناً ڈوبتا بیڑا نہ ملتا کچھ نشان اپنا

ترے آنے سے اے نورِ خدا روشن ہے کل عالم
ترے دیدارِ جان پرور سے ہے دل شادمان اپنا

ہمارے واسطے آنا ترا اک رحمتِ رب ہے
کہ تیرے دم سے جی اُٹھا ہے دینِ ناتوان اپنا

دکھائی شوکتِ حق تو نے جب عالم کو دکھلایا
قلم تیغِ دو دم اپنا دمِ معجز بیان اپنا

بنا ہے معترف عالم تری شیرین زبانی کا
کیا ہے جب سے تو نے چشمۂ شیرین روان اپنا

دکھائے اس قدر تو نے رُخِ توحید کے جلوے
کہ ہے دل سب حسینان جہان سے بدگمان اپنا

مقابل مین ترے آنے سے دشمن جی چراتے ہین
کیا ثابت جہان پہ تو نے ہونا پہلوان اپنا

خدا خود فرماتا ہے تیری عرش بالا پر
زہے قسمت بنے تجھ سا ولی شاہ زمان اپنا

نکالا قیدِ عصیان سے بچایا کیدِ شیطان سے
تو ہی ہے حرزِ جان اپنا تو ہی دارالامان اپنا

دل بسمل تڑپتا ہے ہمیشہ یاد مین تیری
کبھی جلوہ دکھا آقا لے اے جانِ جہان اپنا

جلایا سوزِ فرقت نے مریض عشق کا سینہ
برنگ شمع گھل گھل کر ہوا دل نیم جان اپنا

خدا سے ہو یہی دن رات میری التجا اشرف
بہشتی مقبرہ کے باغ مین ہو آشیان اپنا

آمین - محمد علی اشرف - اسسٹنٹ سکرٹری مجمع الاخوان

خطبہ جمعہ

۱۵ جنوری ۱۹۰۹ء

قل من کان عدوا لجبریل فانہ نزلہ علے قلبک باذن اللہ تا یعلمون الناس السحر پڑھ۔

میں نے بارہا سنا یاکہ ملک پر ایمان لانے کا منشا کیا ہے؟ صرف وجود کا ماننا تو غیر ضروری ہے۔ اس طرح تو پھر ستارون آسمانوں شیطانوں کا ماننا بھی ضروری ہوگا۔ پس ملائکہ پر ایمان لانے سے مراد ہے کہ بیٹھے بیٹھے جو کبھی نیکی کا خیال پیدا ہوتا ہے اس کا محرک فرشتہ سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے کیونکہ جب وہ تحریک ہوتی ہے تو وہ موقعہ ہوتا ہے نیکی کرنے کا۔ اگر انسان اس وقت نیکی نہ کرے تو ملک اس شخص سے محبت کم کر دیتا ہے پھر نیکی کی تحریک بہت کم کرتا ہے اور جوں جوں انسان لاپروا ہوتا جائے وہ اپنی تحریکات کو کم کرتا جاتا ہے اور اگر وہ اس تحریک پر عمل کرے تو پھر ملک اور بھی زیادہ تحریکیں کرتا ہے اور آہستہ آہستہ اس شخص سے تعلقات محبت قائم ہوتے جاتے ہیں بلکہ اور فرشتوں سے بھی یہی تعلق پیدا ہو کر تتنزل علیہم الملائکہ کا وقت آجاتا ہے۔

یہاں خدا تعالیٰ نے خصوصیت سے دو فرشتوں کا ذکر کیا ہے، اس میں ایک کا نام جبرئیل ہے۔ دوسرے مقام پر اس کے بارے میں فرمایا ہے۔

انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین۔ یعنی وہ رسول ہے اعلیٰ درجہ کی عزت والا۔ طاقتوں والا۔ رتبے والا۔ اور ملائکہ اسکی ماتحت چلتے ہیں۔ اللہ کی رحمتوں کے خزانہ کا امین ہے۔ پس جب یہ امر مسلم ہے کہ تمام دنیا میں ملائکہ کی تحریک سے کوئی نیکی ہوسکتی ہے اور ملائکہ کی فرمانبرداری مومن کا فرض ہے تو پھر اس ملائکہ کے سردار کی تحریک اور بات تو ضرور مان لینی چاہیئے۔ چونکہ یہ تمام حکموں کا افسر ہے اسکی باتیں بھی جامع ہیں۔ پس ہر ایک ہدایت کی جڑ یہی جبرئیل ہے جسکی شان میں ہے۔ فانہ نزل علے قلبک۔ یعنے اسکی تمام تحریکوں کا بڑا مرکز حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا قلب ہے پس ہمہ تن اوس کے احکام کے تابع ہو جاؤ کیونکہ یہ جامع تحریکات جمیع ملائکہ ہے اور اسی لحاظ سے قرآن شریف جامع کتاب ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ فیھا کتب قیمہ۔ تو گویا جو جبرئیل کا منکر ہے وہ اللہ کا دشمن ہے۔ پھر اللہ کے کلام کا کافر ہے پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہے۔ پھر ایک اور ملک کا ذکر فرمایا ہے۔ جہاں تک میں نے سوچا ہے حضرت ابراہیم کی دعا ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار سے یہ مسئلہ حل ہوتا ہے۔ کہ انسان کو دو ضرورتیں ہیں ایک جسمانی جیسے عزت۔ اولاد۔ ان کے اخراجات۔ کھانے کے لئے چیزیں ایک روحانی۔ جبرئیل کے بعد ایسی تحریکوں کا مرکز میکائیل ہے۔ اللہ نے دین بنایا۔ دنیا بھی بنائی۔ یہ جہان بھی بنایا۔ وہ جہان بھی۔ دونو تحریکوں کا مرکز ہمارے نبی کریم کا قلب مبارک تھا۔

اسی لئے فرمایا۔ اوتیت جوامع الکلم۔ قرآن شریف میں دنیا و دین دونوں کے متعلق ہدائتیں ہیں۔

بہت سے لوگ ہیں کہ جب فرشتوں کی تحریک ہوتی ہے تو وہ اس تحریک کو پیچھے ڈال دیتے ہیں اور اللہ کی پاک آیات کو واہیات بناتے ہیں بڑے تعجب کی بات ہے کہ جب قبض وغیرہ ہو تو انسان میکائیلی تحریکوں کے ماننے کو تیار ہو جاتا ہے مگر جب روحانی قبض ہو تو پھر کہتے ہیں کہ خیر۔ اللہ غفور رحیم ہے اس کی جڑ یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات کو مقدم کر لیتا ہے۔ حضرت سلیمان کے عہد میں جب لوگوں کو امن حاصل ہوا اور مال ثروت کی فراوانی ہوئی قوان میں نئی نئی تحریکیں ہونے لگیں۔ آسمانی کتب کا جو مجموعہ ان کے پاس تھا۔ اس سے طبیعت اکتا گئی تو کسی اور تعلیم کی خواہش ہوئی مگر وہ تعلیم ایسی تھی۔ جو خدا سے دور۔ پھینکنے والی تھی۔ نقش سلیمانی وغیرہ اسی تعلیم کی یادگار بعض مسلمانوں میں مروج ہے بنی اسرائیل نے جب خدا کی کتاب سے دل اٹھایا تو ان لغو باتوں میں پڑ گئے جو بعض شیطانی اثروں کے لحاظ سے دلربا باتیں بن گئیں۔ خدا تعالے نے فرمایا۔ یہ سب اس زمانہ کے شریروں کی کارروائی ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے ان کو یہ تعلیم نہیں دی بلکہ از خود یہ باتیں انہوں نے گھڑ لیں اور ایسی دلربا باتوں کی اشاعت کی۔

خطبہ جمعہ

۲۲ جنوری ۱۹۰۹ء

وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت وماروت الی۔ لو کانوا یعلمون۔ پڑھا۔

فرمایا۔ انسان میں عجیب در عجیب خواہشیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ جب وہ بچہ ہوتا ہے۔ پھر جب ہوش سنبھالتا ہے پھر جب جوان ہوتا ہے۔ پھر جب بری صحبتوں میں پھنستا ہے جب اچھی صحبتوں میں آتا ہے۔ جب کامیاب زندگی بسر کرتا ہے۔ جب ناکام ہوتا ہے تو اس کے حالات میں تغیر پیش آتے رہتے ہیں۔ میں نے ایک خطرناک ڈاکو سے پوچھا کہ کبھی تمہارے دل نے ملامت کی ہے تو وہ کہنے لگا کہ تنہائی میں تو ضرور ضمیر ملامت کرتا ہے مگر جب ہماری چار یاری اکٹھی ہوتی ہے۔ تو پھر کچھ یاد نہیں رہتا اور نہ یہ افعال برے لگتے ہیں۔ یہ سب صحبت بد کا اثر ہے۔ قرآن کریم میں "کونوا مع الصادقین" کا اسی واسطے حکم آیا ہے تاکہ انسان کی قوتیں۔ نیکی کی طرف متوجہ رہیں اور نیک حالات میں نشوونما پاتی رہیں۔ غرض انسان کے دکھوں میں اور خیالات ہوتے ہیں سکھوں میں اور۔ کامیاب ہو تو اور طریق ہوتا ہے ناکام ہو تو اور طرز۔ طرح طرح کے منصوبے دل میں اٹھتے ہیں اور پھر ان کو پورا کرنے کے لئے وہ کسی کو محرم راز بناتے ہیں اور جب بہت سے ایسے محرم راز ہوتے ہیں تو پھر انجمنیں بن جاتی ہیں اللہ تعالےٰ نے اس سے روکا تو نہیں۔ مگر یہ حکم ضرور دیا۔

یاایھا الذین اٰمنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان۔ ومعصیت الرسول وتناجوا بالبر والتقوی ط۔ واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون انما النجوی من الشیطٰن لیحزن الذین اٰمنوا ولیس بضارھم شیئًا الا باذن اللہ۔

ایمان والو! ہم جانتے ہیں۔ کہ تم کوئی منصوبہ کرتے ہو انجمنیں بناتے ہو۔ مگر یاد رہے کہ جب کوئی انجمن بناؤ۔ تو گناہ سرکشی اور رسول کی نافرمانبرداری کے بارے میں نہ ہو بلکہ نیکی اور تقوے کا مشورہ ہو۔

بنی اسرائیل جب مصر کی طرف گئے تو پہلے پہل اون کو یوسف علیہ السلام کی وجہ سے آرام ملا۔ پھر جب شرارت پر کمر باندھی۔ تو فراعنہ کی نظر میں بہت ذلیل ہوئے۔ آخر خدا نے رحم کیا اور موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ ان کو نجات ملی۔ یہاں تک کہ وہ فاتح ہو گئے اور وہ اپنے تئیں نحن ابناء اللہ و احباءہ سمجھنے لگے۔ لیکن جب پھر ان کی حالت تبدیل ہو گئی۔ ان میں بہت ہی حرامکاری۔ شرک اور بدذاتیاں پھیل گئیں۔ تو ایک زبردست قوم کو اللہ تعالےٰ نے ان پر مسلط کیا۔

فاذا جاء وعد اولٰھما بعثنا علیکم عبادًا لنا اولی باس شدید فجاسوا خلل الدیار وکان وعدًا مفعولًا۔

۷۰ برس وہ اس بلا میں مبتلا رہے۔ آخر جب بابل میں

دکھوں کا زمانہ بہت ہو گیا۔ ان میں سے بہت صلحاء ہو گئے۔ حتے کہ دانیال۔ عزرا۔ حزقیل۔ ارمیا ایسے برگزیدہ بندگان خدا پیدا ہوئے اور انہوں نے جناب الٰہی میں ہی خشوع خضوع سے دعائیں مانگیں۔ تو ان کو الہام ہوا کہ وہ نسل جس نے گناہ کیا تہا وہ تو ہلاک ہو چکی اب ہم ان کی خبرگیری کرتے ہیں۔

اللہ کے کام دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو ایسے کہ ان میں انسان کو مطلق دخل نہیں۔ مثلاً اب سردی ہے اور آفتاب ہم سے دور چلا گیا ہے۔ پھر گرمی ہو جائے گی۔ اور آفتاب قریب آ جائے گا۔ یہ کام اپنے ہی بندوں کی معرفت کرایا۔ اور ان لوگوں کو سمجھایا کہ یہ بادشاہ اب ہلاک ہونے والا ہے پس تم میدو فارس کے بادشاہوں سے تعلق پیدا کرو۔ کیونکہ عنقریب یہ دکھ دینے والی قوم اور ان کی سلطنت ہلاک ہو جائے گی۔ پس اللہ نے دو فرشتے ہاروت ماروت نازل کئے۔ ہرت کہتے ہیں زمین کو مصفا کرنے کو اور مرت زمین کو بالکل چٹیل میدان بنا دینا گویا یہ امر ان فرشتوں کے فرض میں داخل تہا۔ کہ یہ لوگ برباد ہو جائیں اور بنی اسرائیل نجات پا کے اپنے ملک میں جائیں

پس وہ ہاروت ماروت نبیوں کی معرفت ایسی باتیں سکھاتے تھے اور ساتھ ہی یہ ہدایت کرتے تہے کہ ان تجاویز کو یہاں تک مخفی رکھو کہ اپنی بیبیوں کو بھی نہ بتاؤ کیونکہ عورتیں کمزور مزاج کی ہوتی ہیں اور ممکن بلکہ اغلب ہے کہ وہ کسی دوسرے سے کہدیں۔ پس اس تعلیم کو پوشیدہ رکھنے کے لحاظ میاں بی بی میں ہی افتراق ہو جاتا تہا۔ یعنے میاں اپنی بی بی کو اس راز سے مطلع نہ کرتا تہا اور پھر یہ بات جب پختہ ہو گئی تو میدو فارس کے ذریعہ بابل تباہ ہو گیا اور خدا نے بنی اسرائیل کو بچا لیا مگر جتنا ضرر دشمنوں کو پہونچایا گیا چونکہ اللہ کے اذن سے تہا اسیواسطے وہ اس میں کامیاب ہو گئے۔

اب آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو مکہ والوں کو بڑا غیظ و غضب پیدا ہوا۔ پس انہوں نے یہودیوں سے دوستی گانٹھی۔ اور یہودی وہی پرانا نسخہ استعمال کرنے لگے کہ آؤ کسی بادشاہ سے ملکر اس محمدی سلطنت کا استیصال کریں اسیواسطے ایرانیوں سے توسل پیدا کیا یہ ایک لمبی کہانی ہے ایرانیوں کے گورنر بعض عرب کے مضافات میں بہی تہے انہوں نے اپنے بعض آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے کے لئے بہی بھیجا۔ مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی۔ اس کی وجہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آگے تو تم ایسے یہودیو اخدا کے حکم سے ایسے منصوبوں میں کامیاب ہو سکتے تھے اب تم چونکہ یہ نسخہ اللہ کے رسول کے مقابلہ میں استعمال کرتے ہو اس لئے ہرگز کامیاب نہ ہو گے۔ چنانچہ چند آدمی شاہ فارس کی طرف سے گرفتار کرنے آئے۔ آپ نے ان کو فرمایا۔ میں کل جواب دونگا۔ صبح آپنے فرمایا۔ کہ جس نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے اس کے بیٹے نے اسے قتل کر دیا ہے وہ یہ بات سن کر بہت حیران ہوئے۔

(بات میں بات آگئی ہے ہرچند کہ وہ ایسی عظیم الشان نہیں ہے وہ یہ کہ جب وہ ایلچی نبی کریم کے حضور آئے تو مع مبع داڑہیاں منڈوا کر آئے۔ آپنے فرمایا یہ تم کیا کرتے ہو ہم اس امر کو کراہت کے ساتھ دیکھتے ہیں جہاں اوپر کا قصہ لکھا ہے وہاں یہ بات بھی ہے خیر) اور خائب و خاسر واپس پھرے۔ خدا تعالے فرماتا ہے۔ کہ اب یہ یہودی ایسی باتیں سیکھتے ہیں جو ان کو ضرر دیتی ہیں ان کے حق میں مفید بالکل نہیں ہیں جو ایسا کرتے ہیں آخرت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں ہاروت ماروت نے جو سکھایا تہا۔ وہ چونکہ نبیوں کے حکموں کی ماتحت تہا اس لئے کامیابی کا موجب ہوا لیکن اب چونکہ نبی کی نافرمانی میں وہ ہتھیار چلتا ہے اس لئے کچھ کام نہ دیگا۔ کیا اچھا ہوتا کہ وہ ایسی بری شے کے بدلے میں اپنی جانوں کو نہ بیچتے بلکہ اب تو یہ ان کے لئے بہتر ہے کہ ایمان لائیں متقی بن جاویں۔ تو اللہ کے ہاں بہت اجر پائیں۔

تصدیق المسیح

سن اے امرتسری نادان بے پیر ٭ خلاف حق ہے تیری ساری تحریر
خدا کرتا ہے جسکی آپ تطہیر ٭ مقام اوست این از راہ تحقیر
بدر دانش رسولان ناز کردند
یہودان را بتو ہمراز کردند

حضرت اقدس علیہ السلام کی ۷۰ سال کی عمر کا ثبوت ایک بدترین دشمن کے اقرار سے

آج منگل کا دن اور ۲۶ جنوری ۱۹۰۹ء ایک بجے بعد دوپہر کا وقت ہے جبکہ خداوند قدیر و نصیر کے فضل و کرم سے مجھے اپنے ایک احمدی عزیز بھائی چوہدری غلام قادر صاحب تالونگوئی ہندوبست ضلع دہلی کے پاس سے ایک کتاب ملی جس کا نام "اعاذہ رحمانی رد وساوس کادیانی" المعروف بہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۱۵ مطبوعہ ۱۸۹۳ء مصنفہ مولوی محمد حسین بٹالوی ہے اس کے صفحہ ۵۵ پر سرسری ورق گردانی کرتے ہوئے جو نظر پڑی تو مندرجہ ذیل ثبوت نسبت عمر مبارک حضرت میرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ملا جس کو پڑھ کر مجھے اس قدر خوشی ہوئی کہ میرا دل ہی جانتا ہے اور میری روح سجدات شکر الٰہی بجالائی نہ اس لئے کہ خدانخواستہ مجھے یا کسی متقی دیندار فرد سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حضور پرنور کی عمر مبارک سے متعلق کوئی شبہ یا شک تہا کہ آپ کی عمر الہام الٰہی کے خلاف کم و بیش ہوئی ہے بلکہ اس لئے خوشی ہوئی۔ کہ امرتسری منکر جیسے بدبخت اور خبیث طبع کے لئے یہ ایک کاری حربہ ہے جو اس کے روحانی باپ کی طرف سے اس پر چلایا جا چکا اور اس کی روک تھام اس کے پاس کچھ نہیں امید ہے کہ امرتسری کاذب اور اس کے ہمجنس اس نصرت غیبی کو دیکھ کر زندہ در گور یا مردہ بدست زندہ ہو جاوینگے یہ تو محال ہے کہ ایسے روسیاہ اس سے کچھ فائدہ حاصل کر کے اپنے حبط اعمال کا موجب نہ بنیں۔ وہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چل کر ہمیشہ یہ لست مرسلا کے نعرے بلند کئے جاوینگے۔ گو خدا کی طرف سے وعدہ سنریھم ایاتنا فی الافاق وفی انفسھم الایۃ۔ کا پورا ہوتا ہوا ہی دیکھتے رہیں۔ میں نے خدا ہی سے قوت و توفیق حاصل کر کے ایک مکمل مدلل کتاب موسومہ بہ منتہی الکلام فی وفات المسیح علیہ السلام تیار کی ہے جو چھپ رہی ہے اور عنقریب انشاء اللہ ہدیۃ ناظرین ہوگی۔ اس میں بٹالوی بہوپالی۔ دہلوی۔ گولڑوی۔ امرتسری۔ سیالکوٹی۔ سیرٹہی۔ چکڑالوی حائری۔ لاہوری وغیرہ جملہ مخالفین کے دلائل حیات مسیح و جوابات ادلہ وفات مسیح کا ایسا لاجواب اور باصواب فیصلہ ہوگا۔ جو بائد و شائد خصوصاً امرتسری مفسد کا جس طرح تعاقب کیا گیا ہے اور اس کی تفسیر ثنائی وغیرہ کتابوں سے جس طور پر اس کی علمی پردہ دری ہوئی ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے نادان امرتسری کے مقابلہ کی ایک خاص قوت اور طاقت مجھے بطفیل حضرت مسیح الزمان علیہ السلام خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے جس کا شکریہ میری زبان و قلم سے ادا ہونا ناممکن ہے مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اگر امرتسری میں کوئی غیرت کا مادہ اور شرم کا ذرہ باقی ہوگا۔ تو احمدیہ پبلک کے سامنے منہ دکہلانے کے قابل نہیں رہے گا۔ حضرت اقدس کی وفات اور آپ کی دعا ربحق امرتسری کا ایک عجیب طرز پر اس میں جواب ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اب میں وہ مضمون اشاعۃ السنہ دربارہ عمر مبارک نقل کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میاں بٹالوی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک معقول اعتراض متعلق حیات مسیح کا نامعقول جواب دیتا ہوا لکھتا ہے۔

"آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت مسیح سے پہلے فوت ہو جانے سے آپ کی توہین لازم آتی ہے تو چاہیئے تہا کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص زندہ نہ رہتا۔ اس توہین کی

کو نجو پڑھنے کے وقت یہ خیال نہ آیا۔ کہ آنحضرت (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) فوت ہو کر زیر زمین مدفون ہیں اور میں زمین پر زندہ پھرتا ہوں اور توہین کرتا ہوں اور کیوں ...... نہیں مر جاتا۔ اور اگر یہ توہین عمر کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے تو بھی چاہیئے تھا کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر سے زیادہ عمر نہ پاتا۔ اور کادیانی کو چاہیئے تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی عمر زیادہ نہ ہونے دیتے بلکہ کچھ کھا کر مر جاتے کیونکہ تریسٹھ برس کا تو وہ ہو چکا ہے انتہیٰ بلفظہٖ صفحہ ۵۵۔

ناظرین یہ نامعقول جواب بٹالوی نے شروع سنہ ۱۸۹۲ء میں شائع کیا ہے اور اس وقت وہ حضور میرزا صاحب علیہ السلام کی عمر ۶۳ سال سے زیادہ مانتا ہے۔ گویا سنہ ۱۸۹۲ء میں آپ ۶۳ سال کی عمر کے تھے اور سنہ ۱۹۰۸ء تک سولہ سال ہوتے ہیں۔ جو ۶۳ میں جمع کرنے سے ۱۶+۶۳ = ۷۹ سال ہو گئے پس اس حساب سے آپ کی عمر مبارک سنہ ۱۹۰۸ء میں ۷۹ سال تھی جو مصداق ہے اسّی سال کے قریب والے الہام کی اب میں امرتسری سے پوچھتا ہوں۔ کہ اے دریدہ دہن بتا کہ اب بھی کچھ کسر صداقت مسیح موعود میں رہ گئی اور عمر کے متعلق اس سے بڑھ کر اور بھی کسی ثبوت کی ضرورت ہے جو ایک ایسی قلم سے نکلا ہے۔ جس قلم نے سوائے حق کی مخالفت کے الا ماشاء اللہ کوئی حرف ہی نہیں لکھا۔ اور اگر اس ثبوت کو بھی تو نے قبول نہ کیا تو سخت ناخلف ہو گا کیونکہ یہ تیرے روحانی باپ کی شہادت ہے اور اس زمانہ کی جبکہ تجھ کو روحانی فرزندی سے عاق نہیں کیا تھا۔

فافہم وتدبر ولا تکن من الجاہلین۔ والسلام

عاجز قاسم علی احمدی از دہلی

تاریخ گوئی

یہ بھی ایک فن ہے جس کے لئے خاص خاص طبیعتیں موزون ہوتی ہیں بعض واقعات کی تاریخ یاد رکھنے کے لئے یہ طریقہ نہایت مفید ہے کیونکہ کسی مہینے کی تاریخ یاد کرنے کی نسبت کسی مصرعہ یا موزون فقرہ یا مرکب کا یاد کر لینا اور پھر اس کا دماغ میں محفوظ رہنا بہت آسان ہے ہمارے ایشیائی شاعروں نے اس فن میں ایک خاص ترقی کی اور فی البدیہہ اور دلچسپ تاریخ کہنے میں وہ ملکہ حاصل کیا۔ کہ اب تک زبان چٹخارے لے کر رہ جاتی ہے۔ ہر چند کہ فی زمانہ اس کی قدر بہت کم رہ گئی ہے اور اسے کوہ کندن و کاہ برآوردن سمجھا جاتا ہے مگر تاہم بعض لوگ ابھی اس کی یادگار باقی ہیں۔ چنانچہ ...... ایک عالم میں انہوں نے میرے لڑکے کی تاریخ وفات نکالی۔

"یا ربّہ اجعلنہ شافعاً ومشفعاً"

اور جب دوسرا فوت ہوا تو اس کی تاریخ کہی

واجعلہ لنا اجراً وذخراً

اس سے بہتر میری رائے میں کسی مرنے والے بچے کی کوئی تاریخ نہیں ہو سکتی مگر اس فن کو بدنام کرنے والے لوگ بھی ہیں۔ جو چند مہمل اور بے ڈھنگے فقرات تاریخ کے لئے لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً ایک صاحب نے اپنے لڑکے کا نام تجویز کیا گل زیر میخ کلب علی ایسا ہی روزانہ پیسہ میں کچھ تاریخی نام چھپے ہیں جنھیں میں نے نہایت حیرت سے پڑھا۔ مثلاً آپ لکھتے ہیں۔ سید عبرت اشرف شہامت اشرف۔ مقدار الرحمان خان۔ سیادت الدین خان انواع النساء خاتون۔ موگ آرا خاتون۔ زلازل آرا خاتون۔ میر توسل اشرف۔ کیوان الرحمان۔ شیخ زمام الرحمان۔ انجام اشرف خان۔ محمد تفقد خان۔ منظفر قباد۔ کیا یہ نام اس قابل ہیں کہ کوئی اپنے بچوں کے رکھے۔ بس ان کے پیش کرنے سے اپنے تئیں سوائے ضحکۂ عوام بنانے کے کچھ اور بھی حاصل ہو سکتا ہے؟

خلوت میں عبادت الٰہی کا فائدہ

میرا مدت سے خیال تھا کہ اپنی بدنصیب بہنوں کو کچھ عبادت پر لکھ کر پیش کروں۔ مگر خداوند کریم بر آرد اس نامراد دنیا کا جس کی جھمیلوں میں اتنی فراغت نہیں ملتی کہ آدمی یکسو ہو کر خدا تعالےٰ کا کام ہی کرے۔ خیر گذرتی گذر جاوے گی میرا مشاہدہ ہے کہ خلوت میں عبادت کرنے کے ہزارہا فوائد ہیں جس کے دوسرے معنے چلہ کشی صوفی لوگ بتاتے ہیں۔ میرے مغفور ۱۳۲۶ ابا جان کا سلسلہ بیعت پہلے طریقہ چشتیہ میں تھا اور وہ یوں ہی نہایت خدا دوست انسان تھے الگ ہو کر اندھیرے میں عبادت مولا کرتے تھے میں ابھی کوئی ۱۲-۱۳ سال کی تھی کہ میرے ابا جان نے فرمایا کہ الگ ہو کر عبادت کیا کرو۔ میں پہلے تو تھوڑی دیر الگ عبادت کیا کرتی پھر آہستہ آہستہ اس قدر میرے دل میں شوق پیدا ہوا۔ کہ جب سب گھر کے لوگ سو جاتے تو اندھیرے میں اٹھ کر نماز پڑھتی اور بہت لمبے سجدے کرتی۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں زار زار اپنے گناہوں کا اقرار کر کے روتی تھی۔ بخدا اس رونے میں مجھے اس قدر سرور آتا۔ کہ اس کی لذت ابھی تک دل میں محسوس ہوا کرتی ہے۔ اور تعجب یہ کہ پھر ایسے ایسے عجیب واقعات دیکھے اور لطیف نظارے مشاہدہ میں آئے کہ ان کا بیان الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ ان دنوں میں میری اکثر دعائیں مقبول ہوتی تھیں جن کا ایک سب سے عمدہ لطیف کرشمہ مفصلہ ذیل لکھتی ہوں۔ میرا بھائی رشید احمد (جو بہت دعاؤں سے اللہ تعالےٰ نے دیا) جب برس ایک کا تھا اس قدر سخت بیمار ہو گیا کہ بالکل امید زیست نہ رہی۔ مجھ کو اس سے بہت الفت تھی اور اس لئے اس کی علالت سے دل کو سخت صدمہ پہونچا میں نے تڑپ تڑپ کر دعا مانگی اور دعا مانگتے ہی سو گئی۔ خواب میں دیکھا کہ ایک ایسا لطف خیز اور سرور انگیز سمان ہے جس کی لذت کا اثر دل میں بہت مدت تک رہا پھر دو جانور ایک سفید رنگ اور دوسرا سبز رنگ آگے پیچھے آسمان سے اڑتے ہمارے گھر چلے آئے اور پھر سفید رنگ والا واپس اڑ گیا اور سبز رہ گیا میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ روح جو قفس عنصری سے پرواز کرنے کو تھی۔ واپس چلی آئی۔ صبح بچہ تندرست ہو گیا۔ کئی دفعہ نبی کریمؐ کی زیارت ہوئی۔ آسمان پر ایک دفعہ بجلی کا ٹکڑا سا ہرا رنگ دیکھا جس پر کلمہ شریف لکھا تھا اور پھر سنہ ۱۳۱۵ھ لکھا تھا غرضیکہ خلوت بے حد مفید ہے اور جب تک تزکیہ نفس نہ ہو عبادت کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ اب رہی ہم مستورات کی عبادت سو میری بہنو! خدا کے لئے تم اپنے نفسوں کا تزکیہ سب سے الگ ہو کر کرو۔ تا فلاح پاؤ۔ یقین کرو یہ دنیا کا مال یہ دولت یہ حرص ہوا کے سامان ہرگز کام نہیں آئیں گے۔ اپنے نفسوں کو اللہ کی راہ میں قربان کرو تا ہمیشہ کی زندگی پاؤ۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

(اہلیہ اکمل آف گولیکی۔ گجرات پنجاب)

بنام جملہ احمدی نجاران و آہنگران

بخدمت جناب مفتی صاحب ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ صاحبان کو یاد ہو گا کہ قادیان میں ایک جلسہ قرار پا کر یہ رائے پاس ہوئی تھی۔ کہ ایک فہرست چھپوائی جائے۔ جس میں ہر ایک احمدی کا نام درج ہووے اور وہ طبع شدہ فہرست ہر ایک ممبر کے پاس رہے۔ جس کا نام اسی میں درج ہو۔ وہ فہرست آجکل تیار ہو کر چھپنے والی ہے۔ آپ بہت جلد اپنا نام معہ پورا پتہ لوہاران و آہنگران بھیجدیں۔

مستری فیض احمد از جموں

گذارش خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرما دیں اور جواب کے لئے جوابی کارڈ۔

امرتسر میں ریلوں کے اوقات

لاہور شہر سے امرتسر کو روانگی کا وقت

(فاصلہ ۳۲ میل کرایہ درجہ سوم)

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۱ بجے	۳۲ منٹ	رات	پسنجر
۷ بجے	۲ "	صبح	پسنجر بٹالہ کو
۸ بجے	۵ "	دن	پسنجر
۱۰ بجے	۰ "	"	پسنجر بٹالہ کو
۱۰ بجے	۳۵ "	"	پسنجر
۱ بجے	۵ "	"	لوکل امرتسر سے لاہور تک
۲ بجے	۰ "	"	ڈاک کلکتہ
۳ بجے	۵ "	"	پسنجر ہردوار
۵ بجے	۳۰ "	"	پسنجر بٹالہ کو
۶ بجے	۴۵ "	شام	پسنجر
۹ بجے	۳۵ "	رات	لوکل امرتسر تک
۱۰ بجے	۵۰ "	رات	ڈاک بمبئی

جالندہر شہر سے امرتسر کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۱ بجے	۵۸ منٹ	رات	پسنجر
۴ بجے	۵۲ "	"	پسنجر ہردوار
۰	۰	۰	۰
۷ بجے	۴۰ "	صبح	ڈاک بمبئی
۱۰ بجے	۸ "	دن	ڈاک کلکتہ
۰	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰
۱ بجے	۵ "	دن	پسنجر
۰	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰
۵ بجے	۱۳ "	دن	پسنجر
۱۱ بجے	۱۱ "	رات	"

بٹالہ سے امرتسر کو روانگی کا وقت

فاصلہ ۲۴ میل کرایہ درجہ سوم ۲؍

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۱۰ بجے	۲ منٹ	دن	پسنجر لاہور کو گیا ۱۰
۱ بجے	۵۵ "	"	" " " ۱۸
۵ بجے	۴۴ منٹ	دن	پسنجر امرتسر تک ۲۱

ترنتارن سے امرتسر کو روانگی کا وقت

فاصلہ ۱۵ میل کرایہ درجہ سوم ۲؍

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۷ بجے	۱ منٹ	صبح	پسنجر امرتسر تک
۱ بجے	۳۱ "	دن	" " "
۵ بجے	۳۴ "	"	" " "

امرتسر سے جالندہر کو روانگی کا وقت

فاصلہ ۴۹ میل کرایہ درجہ سوم ۹؍

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۳ بجے	۱۶ منٹ	رات	پسنجر
۰	۰	۰	بٹالہ کو گیا ۲۴
۱۰ بجے	۷ "	دن	پسنجر
۰	۰	۰	بٹالہ کو گیا ۲۵
۱۲ بجے	۳۹ منٹ	دن	پسنجر
۳ بجے	۱۱ "	"	ڈاک کلکتہ
۴ بجے	۵۱ "	"	پسنجر ہردوار
۰	۰	۰	بٹالہ کو گیا ۲۶
۸ بجے	۵۰ "	رات	پسنجر
۰	۱۰ "	"	امرتسر تک تھا
۱۱ بجے	۵۹ "	"	ڈاک بمبئی

امرتسر سے لاہور کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۵ بجے	۸ منٹ	رات	پسنجر
۷ بجے	۳۱ "	صبح	پسنجر ہردوار
۸ بجے	۴۰ "	دن	لوکل امرتسر سے
۹ بجے	۱۱ "	"	ڈاک بمبئی
۱۱ بجے	۳۲ "	"	ڈاک کلکتہ
۱۱ بجے	۴۸ "	"	پسنجر بٹالہ سے آیا تھا ۲۴
۳ بجے	۲۵ "	دن	پسنجر بٹالہ سے آیا تھا ۲۵
۳ بجے	۵۲ "	"	پسنجر
۶ بجے	۰ "	شام	لوکل امرتسر سے
۷ بجے	۳۰ "	"	پسنجر بٹالہ سے آیا تھا ۲۶
۸ بجے	۳ "	رات	پسنجر
۳ بجے	۱۵ "	"	پسنجر

امرتسر سے بٹالہ کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۹ بجے	۵۳ منٹ	دن	پسنجر لاہور سے آیا ۱۲
۱۲ بجے	۰	"	" " " ۴
۸ بجے	۴۰ "	رات	" " " " ۸

امرتسر سے ترنتارن کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۶ بجے	۰ منٹ	صبح	پسنجر
۲ بجے	۳۰ "	دن	"
۶ بجے	۵ "	شام	"

ترک شعر

انجوہم خان اکبر شاہ خاں صاحب نجیب آبادی کی نظم نہایت موثر اور اعلیٰ درجہ کی ہوا کرتی تھی۔ مگر اب خان صاحب موصوف نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ وہ آیندہ کبھی کوئی نظم نہیں لکھیں گے کیونکہ اونھوں نے سید سرور شاہ صاحب و حضرت مولانا خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ شاعر ہمیشہ بزدل ہوا کرتے ہیں۔

مَیں نہیں سمجھتا کہ ان بزرگان کا یہ مطلب ہو۔ کہ ہر ایک شعر کہنے والا بزدل ہوتا ہے۔ کیونکہ بہت سے بزرگ اصاد اولیاء اللہ شاعر ہوئے ہیں۔ مثلاً شیخ سعدیؒ۔ نظامی۔ جامی۔ مولانا روم وغیرہ اور خود ہمارے حضرت جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور نے بہت سی نظمیں اپنی مختلف تصانیف میں حسب موقعہ درج فرمائی ہیں اور اب حضرت صاحبزادہ اور دیگر بزرگ ہمارے سلسلہ کے اکثر نظمیں لکھتے ہیں۔ جو مردہ دلوں میں جان ڈالنے والی ہوتی ہیں۔ یا یوں کہئے۔ کہ دلوں کی مردہ زمین کے لئے ابر رحمت کا کام دیتی ہیں۔ مگر خان صاحب موصوف کا یہ عجیب فیصلہ ہے۔ میرے خیال ناقص میں وہ شاعری مذموم ہے جس میں مبالغہ اور جھوٹ ہو جیسے کہ عام شعراء کا قاعدہ ہے کہ دنیا کے بڑے آدمیوں سے اپنا مدعا حاصل کرنے کے لئے یا خواہ مخواہ اپنی شاعرانہ لیاقت جتلانے کے لئے اشعار گھڑتے ہیں اور زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں اور اس شاعری کو اپنا پیشہ ہی بنا لیتے ہیں ورنہ وہ شاعری جس میں حقیقت ہو اور سچائی کے لئے درد اور سوز دل کا اظہار ہو وہ تو کسی صورت میں مذموم نہیں بلکہ محمود ہے۔ شعر کہنے کا ایک قدرتی ملکہ ہے اور جس کو خدا تعالیٰ نے یہ ملکہ عنایت فرمایا ہے اُسے اس کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے ہاں یہ ضرور ہے کہ اس ملکہ سے نیک کام لیوے یعنے ایسے اشعار ہوں جو اخلاق پر اور اعتقاد پر نیک اثر ڈالنے والے اور لوگوں کو نیکی کی طرف رغبت دلانے والے ہوں۔ سو الحمد للہ ہمارے سلسلہ کے بزرگان کے اشعار ایسے ہی ہوتے ہیں اسلئے خاں صاحب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ ہرگز اشعار لکھنو

کو ترک نہ کریں اور میرے خیال میں یہ ضرور نہیں کہ انسان ایک غلط فیصلہ پر جو انسانی کمزوری (یا جو کچھ سمجھئے) کا نتیجہ ہے سمجھ آنے پر بھی اسی پر اڑا رہے اور اس کی اصلاح نہ کرے۔ والسلام

خاکسار ماسٹر ہدایت اللہ احمدی گجرات

دو عجیب واقعات

مخدومی و مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ضلع سیالکوٹ کے موضع سید الوالی جٹان میں مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۹ء بعد شام ایک عجیب واقعہ ہوا جو کہ برائے اندراج اخبار عرض کرتا ہوں۔

ضلع سیالکوٹ میں ایک قوم چنگڑوں کی آباد ہے جنکی عادت ہے کہ جب فصل غلہ مونجی یعنے جھونہ کی پختگی کا وقت آتا ہے تو وہ اپنا اپنا مستقل قیام یعنے مستقل رہائش چھوڑ کر ان دیہات میں جہاں غلہ جھونہ یا مونجی کی کثرت ہوتی ہے عارضی رہائش کے لئے چلے جاتے ہیں اور بعد ختم ہونے فصل کے اپنے اپنے مستقل مکانوں میں واپس چلے جاتے ہیں۔ موضع سید الوالی جٹان میں بھی بباعث اچھی فصل مونجی کے یہ لوگ آئے ہوئے تھے مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۹ء کو ایک عورت چنگڑی اپنے شیر خوار بچہ کو جس کی عمر ابھی تک صرف ۹ یا ۱۰ یوم کی تھی۔ چارپائی پر ڈال کر کنوئیں پر پانی بھرنے کے لئے گئی۔ جب واپس آئی تو دیکھا کہ بچہ چارپائی پر نہیں ہے۔ بہت روئی پیٹی چلائی لیکن بچہ کا کوئی پتہ نہ ملا۔ لوگ جمع ہو گئے اور ہر طرح کی کوشش ہوئی لیکن بچہ کہیں سے نہ ملا نہ کوئی پتہ چلا۔ آخر تھک کر اور مایوس ہو کر سب کے سب بیٹھ گئے۔ جب صبح ہوئی تو دائرہ میں ایک مسافر آ کر حقہ پینے بیٹھ گیا۔ اس نے بیان کیا کہ راستہ میں ایک پرالی کے ڈھیر میں میں نے ایک انسانی بچہ دیکھا ہے اور اس کے پاس ایک حیوان لیٹا ہوا ہے معلوم نہیں کہ گیدڑ ہے یا بگھاڑ یعنے بھیڑیا یا کتا یا کتیا۔ یہ بات سنکر چونکہ رات سے بچہ کا گم ہونا عام طور پر گاؤں میں مشہور ہو چکا ہوا تھا۔ سب لوگ جو تعداد میں تیس ۳۰ پینتیس تھے۔ اس مسافر کے ہمراہ چل پڑے اور پرالی کے انبار کے گرداگرد گھیرا ڈال دیا کیا دیکھتے ہیں کہ بچہ اس ڈھیر میں لیٹا ہوا ہے اور ایک کتیا کا تھن منہ میں لیا ہوا ہے اور بڑے مزہ سے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور دودھ پی رہا ہے ان میں سے ایک آدمی نے اس بچہ کو اٹھا لیا اور گاؤں میں آ کر اس کی والدہ کے حوالہ کیا۔ جب کو اٹھایا گیا تو کتی یعنے کتیا ساتھ ساتھ چلی آئی۔ جب بچہ کو اس کی والدہ نے اپنی گود میں لے لیا تو کتیا پاس بیٹھ گئی اور اس کے پاس سے جاتی نہیں جب چارپائی پر لٹایا گیا تو کتیا اس کے ساتھ لیٹ کر اپنا تھن اس کے منہ میں دیدیا۔ اس کتیا کی محبت دیکھ کر سب لوگ حیران ہیں اب اس کتیا کو باہر نکالتے ہیں وہ نکلتی نہیں اگر نکلتی ہو تو پھر جھٹ آ جاتی ہے

دوسرا واقعہ

موضع جوڑیان ضلع سیالکوٹ میں ایک زمیندار کے ہاں ایک وقت میں تین بچہ (ایک لڑکی اور دو لڑکے) پیدا ہوئے ہیں۔ عرصہ ایک ماہ کا گذرا ہے۔ تینوں بچہ تندرست اور پرورش پا رہے ہیں۔ والسلام

خاکسار مولا بخش احمدی سیالکوٹ

خبریں

سرحدی علاقہ ژوب کی فوج لیوی کا جمعدار معہ ۲۲ سواران کے فرار ہو گیا ہے۔ ۲۱ تاریخ کو۔

یہ لوگ سارہ ڈنگہ کی چوکی سے ۲۳ قرابین اور ۱۶ گھوڑے بھی لیگئے وردی وغیرہ سامان بھی اڑا لیا۔

قبل فراری کے چھ گھوڑے بھی مارے گئے ایک سوار کو زخمی کر گئے ایک دکاندار کو قتل بھی کر گئے۔

پچھلے سال پنجاب میں ۲۹ ہزار ۳۲۰ لوگ طاعون سے مرے ۱۹۰۷ء میں ۶ لاکھ ۵ ہزار مرے تھے۔

بابو رام ہری اڈیٹر اخبار سوراجیہ الہ آباد کی ۷ سال قید کی سزا اپیل میں بھی بحال رہی۔

برہووال سے سیتاپور تک ریلوے بنانے کی منظوری ولایت سے آ گئی یہ تنگ پٹری کی ہوگی۔

ٹرنسوال (رینڈ) کی سونے کی کانوں کا خالص منافع پچھلے سال پونے ۱۹ کروڑ روپیہ تھا۔

لندن کے ہنری ہس نام ساہوکار و قلع نگار کو بجرم خورد برد ایک سال قید کی سزا دیگئی ہے۔

برٹش سررشتہ بحری نے قرار دیا کہ بیڑہ چینل میں تخفیف کرینگے بحیرہ شمال کا ایک نیا بیڑہ اضافہ کرینگے۔

تجویز پیش تھی کہ انگلستان ہندوستان کے مابین ووٹ کا سسٹم جاری کیا جاوے مگر گورنمنٹ ہند نے اتفاق ظاہر نہیں کیا اسلامی وفد نے لارڈ مارلے کی خدمت میں پیش ہو کر استدعا کی کہ مقامی مجالس سے لیکر شاہی کونسل تک مسلمانوں کے ہی منتخب کردہ مسلمان ممبر بہ تعداد مناسب ... ہوا کریں مناسبت کا لحاظ آبادی کے خیال سے نہ ہو بلکہ پالیسی اور مقامی حالات کے لحاظ سے بھی۔ نیز وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں بجائے سب کے دو ہندوستانی ممبر ہوں ایک ہندو ایک مسلمان وفد نہائت با اثر اور موقر تھا۔

قاضی مکہ مکرمہ۔ حضرت عثمان نوری آفندی جو مکہ مکرمہ کے قاضی مقرر ہوئے ہیں اپنے مستقر القضا پر پہونچ گئے اور شروع ۱۳۲۷ھ سے کام شروع کریں گے۔

البانی قوم۔ ٹرکی میں ایک نہائت بہادر وطن پرست اور جنگی قوم ہے یونان کے ساتھ الحاق کریٹ کے مسئلہ پر باب عالی کیطرف سے ابھی تک کوئی خاص کارروائی نہیں ہوئی اور نہ سلطان روم نے پارلیمنٹ کی افتتاحی تقریر میں اس کا تذکرہ فرمایا۔ دول یورپ بھی بظاہر اس الحاق کے چنداں خلاف نہیں البانیوں نے یہ تمام باتیں دیکھ کر عملی میدان میں قدم رکھنے کی کوشش کی ہے بیروت کے روزانہ اخبار لسان الحال کو بذریعہ تار برقی خبر ملی ہے کہ تمام البانی قوم نے جس میں البانی جنگی پلٹنیں بھی شامل ہیں قسم کھائی ہے کہ کچھ ہی کیوں نہ ہو الحاق کریٹ کا انتقام ضرور لیا جائیگا

ٹرنسوال میں طوفان بارش نے مستحکم بندوں کو توڑ کر کانوں میں گرا دیا بہت سی جانیں تلف ہوئیں۔ صرف ایک کان میں ۱۰۰ شخص ڈوب مرے۔ ایک ٹرنسوالی کان ڈبلی ڈیپ نامی کے چینی مزدوروں نے سال نو کے دن کام کرنے سے انکار کیا اور احاطہ توڑ ڈالا۔ پولیس نے ہنگامہ پردازوں پر گولیاں چلا کر ۲ قتل اور ۸ زخمی کئے۔

حجاز ریلوے کے اسٹیشن العلا پر جو مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو میل کے اوپر ہے۔ بدوؤں اور ریلوے والوں میں لڑائی ہو گئی جس میں کئی آدمی ضائع ہوئے مفسدوں نے تار بھی کاٹ ڈالے تھے۔

صوفیا۔ (بلگیریا کا صدر مقام) کا ایک تار ہے کہ چونکہ ٹرکی صوبہ رومیلیا (یہ بلگیریا کے متصل ہے) کے اہم موقعوں اور ناکوں پر فوج جمع کر رہی ہے بنا بریں بلگیریا نے بھی اپنے سرحدی ڈویژن ریزرو فوج کو گھروں سے طلب کیا ہے۔

سمرنا کی تار برقیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضلع خوشیار کے دیہات میں تین سو سے زیادہ مکانات زلزلہ کے باعث گر پڑے اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں بعد میں سمرنا کے والی کو تار آیا کہ زلزلہ سے نوشیا میں ۷۰۰ مکانات منہدم ہوئے زلزلہ کے جھٹکے اب تک محسوس ہو رہے ہیں اور لوگ بھاگ رہے ہیں

حادثہ ہدم۔ سوئٹزرلینڈ کے شہر باسکو میں ایک گرجا کی چھت گر جانیسے ۱۰ شخص ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئے۔

خبر ہے کہ حضور وائسرائے بماہ اپریل صوبہ سرحد شمال و مغرب کا ...

بدوؤں کی غارت گری

۲۰ ۔ ذیقعدہ گذشتہ کو مکہ مکرمہ سے چھ ہزار ہندی اور جاوی اور بخاری حاجیوں کا قافلہ مدینہ منورہ کیطرف بغرض زیارت قبر رسول کریم روانہ ہوا تھا ۔ رابغ میں پہونچکر قافلہ والوں کو خبر ملی ۔ کہ بدو راستہ روکے پڑے ہیں مشورہ کے بعد قافلہ بیر حسانی تک آگے بڑھا اور وہاں سے راستہ صاف پاکر منزل بہ منزل آگے ہی چلتا رہا ۔ مدینہ منورہ کے نزدیک پہونچکر جب کہ چار گھنٹہ کا راستہ اور باقی تھا ۔ یکایک بدوؤں کی کثیر جماعت قافلہ پر آپڑی ۔ اور لوٹ مار مچادی ۔ غریب حاجی بدحواس ہوکر بھاگ گئے ۔ تمام مال و متاع ان کا لٹ گیا اور دو سو دس آدمی جان سے ضائع گئے باقی بحال خراب پیادہ پا راستہ کی مشکلیں جھیلتے اور فاقوں کے مارے مکہ میں آپڑے ۔ بدوؤں نے پانچ راہبر اور مطوف بھی پکڑ لئے جو ان کے پاس مصالحت کی گفتگو کرنے کے لئے قافلہ سے گئے تھے خبر نہیں ان کے ساتھ کیا سلوک ہوا ہوگا ۔ اسی طرح ۱۵۰۰ ہندی زائرین کا قافلہ ینبوع کے راستہ سے مدینہ جاتا ہوا مدینہ سے ایک منزل فاصلہ پر بدوؤں نے لوٹ لیا اور اس میں بہت سے آدمی تلف ہوئے ۔ بقیۃ السیف ینبوع کو واپس آئے ۔ غارت گر بدو قبائل مطیر عوف ۔ مسروح اور بنی علی کے ہیں ۔ جو سب بنی علی کے ساتھ آمادۂ فساد ہیں ۔ ان کا سردار ربیق نامی ایک شخص ہے ۔ جس کے زیر نشان ۱۳۰۰ سوار ہیں اور سان کی تقسیم کئی فوجی ٹولیوں میں ہے بعض اشخاص ابن سعود امیر نجد کو اس شرارت کا محرک قرار دیتے ہیں مشیر کاظم پاشا ان حادثات سے کمال رنجیدہ ہیں اور وہ باب عالی سے شریروں کی سرکوبی کے لئے خط و کتابت کر رہے ہیں ۔

ایران کی حالت بدستور سخت ابتر ہے خانہ جنگی اور طوائف الملوکی کیوجہ سے شیراز اور بندر بوشہر کا راستہ بند ہے ۔ صوبہ لارستان میں آزادی طلبوں نے بسرکردگی سید حسین شاہی حکومت کا قطعی خاتمہ کردیا ہے شاہ کو وہاں کچھ اختیار نہیں رہا ۔ تبریز سے بھی شاہی فوج پھر واپس ہٹ گئی ہے ۔ اور استرآباد و لاہیجان کی کمیٹیوں نے شاہ کے برخلاف ہوجانیکا اعلان کردیا ہے ۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب ۔ سرمہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے ۔ ممیرا قسم اول عہ ثانی سے سرمہ قسم اول عما ۔ دوم عہ سوم عہ ۔ علاوہ ازیں لنگی ہر قسم پشاوری و کلاہ زری و سادہ بھی میرے پاس موجود ہے

المشتہر

احمد نور مہاجر کابلی از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اہل تجارت کیلئے خاص موقعہ

یہ اخبار لاکھ احمدیوں میں خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس لئے جو صاحب اس میں اشتہار دینا چاہیں وہ بھجوادیں اور جو اجرت لکھی گئی ہے وہ پہلے ہی بہت رعایت کے ساتھ تجویز کی گئی ہے ۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
یک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

اشتہار صدق آثار

الصدق ینجی والکذب یہلک

پیسو گند گفتن کہ زر مغربی ست ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کیوجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو محصولڈاک بھیجکر نمونہ مفت منگا کر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں

المشتہر ۔ محمد یمین احمدی از داتہ مانسہرہ ۔ ہزارہ

نوٹ ۔ دفتر بدر سے بھی یہ ممیرا مل سکتا ہے ۔

اشتہار

شکر سرخ ۔ گڑ ٹکیہ دار معروف اندرکی ۔ چاول باسمتی ۔ چاول قسم دوم ۷ روپیہ ۸ آنہ من گندم ۳ ۔ مکئی جس کو پنجاب میں جوار بولتے ہیں ۔ باجرہ ۳ ۔ پان قسم اول ۱۰ ۔ پان قسم دوم ۱۱ ۔ فی روپیہ کے حساب سے حبیب احمد احمدی ساکن موضع تاجپورہ ڈاکخانہ ستار پور ضلع سہارنپور سے منگا سکتے ہیں بشرطیکہ خریدار قیمت پیشگی ارسال کرے اور پانچ فیصدی کمیشن لاگت پر دینے کا وعدہ کرے ہر درخواست کنندہ نمونہ مفت منگا سکتا ہے ولیکن طلب مال میں تفصیل ہو اسٹیشن ریلوے اور نیز یہ کہ مال بذریعہ مال گاڑی روانہ کیا جاوے یا بذریعہ بیگ سواری گاڑی ۔ مگر ایسے احباب کی خدمت میں کہ جن کا ہم سے ذاتی تعارف ہے اور ہم انکو خوش معاملہ سمجھیں گے بلا پیشگی قیمت آنے کے بھی صرف درخواست

دوڑو جلد خرید کرو

یعنے

قرآن شریف

میں

کن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کن کاموں کے کام کرنے سے منع کیا گیا ہے ۔

یعنے

اوامر و نواہی قرآن کریم

کو جناب عرب صاحب عبد الحیی نے ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے اور ساتھ اردو ترجمہ بھی کردیا ہے ۔

یہ وہ کتاب ہے

جسکی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ سالانہ پر کی تھی اس کتاب میں چہل احادیث بھی ہیں باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف عہ ہے اور پھر اور رعایت کردیگئی ہے یعنی صرف ۹ر اور دفتر اخبار بدر سے مل سکتی ہے ۔ جلد خرید فرماویں کیونکہ تھوڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے ۔

مفصلہ ذیل کتابیں بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح ۶ر ۔ معیار الصادقین ۳ر ۔ براہین احمدیہ مجلد صمہ غیر مجلد صمہ

درثمین ۔ شری نہہ کلنک اوتار ۔ سیر پرند ۔ مجلدہ ۲ر بے جلد ۱ر

کرشن لیلا ۸ر ۔ سر الشہادتین ۔ غلامی اور حکمت پیناید عہ

جنگ مقدس ۱ر ۔ البرہان الصریح فی تائید المسیح ۳ر ۔ ۲ر

القول الصحیح ۸ر ۔ مورکھ سیدھ ۱ر ۔ معیار حق ۲ر ۔ کامن احمدی ۸ر ۔ ۸ر

عیسائی مذہب ۔ اسلام کی پہلی کتاب ۔ جام شہادت ۱ر

لکچر سردار دھرم سنگھ ۸ر ۔ رویائے صالحہ ۱۴ر ۔ السر المکتوم

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفاتحہ

(۲۷ - ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام)

تمہید اس سورۂ شریف کی بہت سی تفاسیر لوگوں نے لکھی ہیں ہمارے گھر میں اس سورۃ کی ایک قلمی تفسیر باریک لکھی ہوئی ساٹھ جزو کی تھی حضرت صاحب (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے تین چھوٹی تفسیریں اس سورۂ شریف پر لکھی ہیں جنمیں سے ایک اردو میں ہے اور کتاب ایام الصلح میں ہے اور دو عربی زبان میں ہیں ایک کا نام کرامات الصادقین ہے اور دوسری کا نام اعجاز المسیح ہے وہ بڑا خوش قسمت ہو گا جسکو خدا تعالیٰ توفیق دے کہ وہ کم از کم ان تین تفاسیر کا مطالعہ کرے۔ میں اس امر کی طرف تم کو خاص توجہ دلاتا ہوں۔ جو عربی نہیں جانتے وہ کم از کم اردو کو پڑھ لیں۔ عبدہ مصری نے بھی ایک کتاب سورہ فاتحہ کی تفسیر میں الگ لکھی ہے اور ایک ضخیم کتاب سورہ فاتحہ کی تفسیر میں صدرالدین قونوی نے لکھی ہے۔

نماز میں ضروری بچپن سے لے کر اس بڑھاپے تک جو کچھ میں نے تحقیقات کی ہے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے (خواہ انسان الگ نماز پڑھتا ہو خواہ جماعت کے ساتھ کسی امام کے پیچھے پڑھ رہا ہو۔ ہر دو صورتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود کا بھی یہی عمل درآمد تھا۔ ایڈیٹر)

تعداد رکعات چونکہ سورہ فاتحہ کا ہر رکعت میں پڑھنا ضروری ہے، اسواسطے ایک مسلمان دن رات میں سورہ فاتحہ عموماً ۸۰ بار پڑھتا ہے یا کم از کم ۴۸ بار۔ کیونکہ رکعات کی تفصیل یہ ہے۔

فجر - سنت - ۲ - فرض - ۲ -	=	۴
ظہر - سنت ۴ - فرض ۴ - سنت ۴ -	=	۱۲
عصر - سنت ۴ - فرض ۴ -	=	۸
مغرب - فرض ۳ - سنت ۲ - نفل ۲ -	=	۷
عشاء - فرض ۴ - سنت ۴ - وتر ۳ - نفل ۲ -	=	۱۳
میزان پانچ نماز	=	۴۴
اشراق ۲ - ضحیٰ ۸	=	۱۰
تہجد - ۸	=	۸
میزان کل	=	۶۲

زوال ۴ - تحیۃ الوضوء ۲ - تحیۃ المسجد ۲ -

اگر اشراق اور اوابین کے نوافل انسان نہ پڑھ سکے اور ایسا ہی ظہر۔ مغرب اور عشاء کے نوافل بھی نہ پڑھ سکے اور ظہر۔ عصر اور عشاء کی سنتیں بجائے ۴ کے دو پڑھے۔ تو تہجد ملا کر پھر بھی ۴۸ رکعتیں ہو جاتی ہیں۔

سنتوں کی تاکید بڑے بڑے تجربہ کاروں کا قول ہے کہ جو لوگ مستحبات کے ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں وہ رفتہ رفتہ سنتوں کے تارک ہو جاتے ہیں اور جو لوگ سنتوں کے تارک ہوتے ہیں وہ رفتہ رفتہ فرائض سے غافل ہو جاتے ہیں اور فرائض سے غافل ہونے والے کے واسطے فتوے لگتے ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ حضرت صاحب (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی عادت تھی کہ آپ فرض پڑھنے کے بعد فوراً اندرون خانہ چلے جاتے تھے۔ اور ایسا ہی اکثر میں بھی کرتا ہوں۔ اس سے غالباً بعض نادان بچوں کو بھی یہ عادت ہوگئی ہے۔ کہ وہ فرض پڑھنے کے بعد فوراً مسجد سے چلے جاتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ وہ پھر سنتوں کی ادائگی سے محروم رہ جاتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت صاحب (مرحوم و مغفور) اندر جا کر سب سے پہلے سنتیں پڑھتے تھے اور ایسا ہی میں بھی کرتا ہوں۔ کوئی ہے جو حضرت صاحب کے اس عملدرآمد کے متعلق گواہی دے سکے۔ (اس پر صاحبزادہ میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب جو حسب العادت مجلس درس میں تشریف فرما تھے کھڑے ہوئے اور باآواز بلند کہا کہ بے شک حضرت صاحب کی ہمیشہ عادت تھی کہ مسجد جانے سے پہلے گھر میں سنتیں پڑھ لیا کرتے تھے اور باہر مسجد میں فرض ادا کر کے گھر میں آتے تو فوراً سنتیں پڑھنے کھڑے ہوتے اور نماز سنت پڑھ کر پھر اور کوئی کام کرتے۔ ان کے بعد صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب نے بھی یہی شہادت دی اور ان کے بعد حضرت میر ناصر نواب صاحب نے اور ان کے بعد صاحبزادہ میر محمد اسحاق صاحب نے اور پھر حضرت مرحوم کے پرانے خادم حافظ حامد علی صاحب نے بھی اپنی عینی شہادت کا اظہار کیا۔ ایڈیٹر)

وتر وتر میں بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے کہ وہ صرف ایک رکعت پڑھ لیتے ہیں حضرت صاحب کا یہ طریق نہ تھا بلکہ آپ دو رکعت پڑھ کر اور سلام پھیر کر پھر ایک رکعت پڑھتے تھے۔

الحمد متن کتاب ہے شیخ محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں۔ کہ میں نے جتنی دفعہ الحمد شریف پڑھا ہے ہر دفعہ اس کے نئے معنے میری سمجھ میں آئے ہیں۔ میں اگرچہ ایسا دعوےٰ تو نہیں کر سکتا۔ مگر میں نے بغور دیکھا ہے اور میرا اعتقاد ہے کہ سارا قرآن کریم الحمد شریف کے اندر ہے۔ الحمد متن ہے اور قرآن شریف اس کی شرح ہے۔

الحمد میں شفا ہے صحابہ کے زمانہ میں ایک شخص کو جو کسی گاؤں کا نمبردار تھا سانپ نے ڈسا تھا۔ صحابہ نے الحمد شریف پڑھ کر اس کا علاج کیا تھا۔ اور وہ سے شفا ہوگئی تھی۔ ایسا ہی ابن قیم نے لکھا ہے

کہ جب مین مکہ معظمہ مین تہا اور طبیب کی تلاش میرے واسطے مشکل تہی تو مین الحمد کے ذریعہ اپنی بیماریون کا علاج کر لیا کرتا تہا۔ ابن قیم کا مین بسبب اس کے علم کے معتقد ہون اور اسے ایسا آدمی جانتا ہون جو لاکہون مین ایک ہوتا ہے۔

میرا اپنا بہی تجربہ ہے کہ مین نے بہت سے بیمارون پر الحمد کو پڑہا اور انہین شفا ہوئی۔

مین چاہتا ہون کہ لوگ سوچ سوچ کر الحمد کو نماز مین پڑہا کرین اور اس سے فائدہ اٹہا وین۔

آیت ۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب۔ استعانت کی ہے۔ اللہ کی مدد سے۔ بعض لوگون نے غلطی کہائی ہے کہ کہلے ہے کہ جس شے سے استعانت کی جاتی ہے وہ ہتہیار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہتہیار بنانا بے ادبی مین داخل ہے مگر ایسا خیال درست نہین کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ واللہ المستعان اور ایسا ہی سورہ الحمد مین ایاک نستعین آتا ہے۔ غرض استعانت جائز ہے۔

تمام کتب الٰہیہ ب سے شروع ہوتی ہین۔ شیخ محی الدین ابن عربی نے بہی ایسا لکہا ہے۔ توریت شریف بہی ب سے شروع ہوتی ہے اس کا پہلا لفظ ہے برے شیث בר־ש־ת۔ اگر انجیل کسی کتاب کا نام ہے اور اس کا اصل مل جائے تو وہ بہی ضرور ب سے شروع ہوتی ہوگی۔ مگر اس وقت کوئی انجیل سچی یا جہوٹی بلکہ نقلی اور جعلی بہی ایسی نہین جو حضرت عیسےٰ کی طرف منسوب ہو۔ کہ ان پر نازل ہوئی تہی نہ عیسائیون کے پاس کوئی ہے نہ کسی غیر قوم کے پاس۔ (ایڈیٹر)

ب۔ کے معنے ہین ساتہ۔ اور اس کا فعل خود قرآن شریف مین آیا ہے کیونکہ سب سے پہلی آیت جو آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تہی وہ یہ ہے

اقرا باسم ربک

اسم۔ سمو کے معنے ہین عظمت۔ بلندی۔ بزرگی۔

اللہ۔ سب خوبیون کا جامع۔ سب بدیون سے منزہ۔ معبود حقیقی۔

عربی کے سوائے کسی دوسری زبان مین خدا تعالےٰ کے نام کیواسطے کوئی ایسا مفرد لفظ نہین ہے جو خاص اسی کے واسطے ہو اور کسی دوسرے پر اس کا اطلاق نہ پا سکے۔ انگریزی کا لفظ گاڈ۔ دیوی۔ دیوتا۔ سب پر بولا جاتا ہے اور لفظ لارڈ تو بہت ہی عام ہے۔ سنسکرت لفظ اوم بہی مرکب ہے۔ غالباً آم سے نکلا ہے۔ کیونکہ یہ عبادت مین اوم سے دعائین مانگتے ہین۔ عبرانی کا ایل۔ اِلاّ سے نکلا ہے اور یہوداہ۔ یاہو سے نکلا ہے۔

یاد رہے کہ صرف اللہ اللہ کہنا یا ہُو ہُو کرنا کوئی وظیفہ نہین ہے وظیفہ اور دعا کے واسطے جملہ چاہیئے جیسا کہ لا الہ الا اللہ۔ سبحان ربی الاعلیٰ۔.....

الرحمٰن۔ فضل کنندہ بلا مبادلہ۔ بلا محنت دینے والا۔

الرحیم۔ کئے پر اپنے رحم سے پہل دینے والا۔

آیت ۲۔ الحمد۔ ال کے معنے ہین۔ خاص۔ سب۔ وہ اعلیٰ شے)

سب قسم کی حمد۔

رب۔ پیدا کرنیوالا۔ ترقی دینے والا۔ بتدریج کمال تک پہونچانیوالا۔

عالمین۔ سب جہان۔

آیت ۴۔ یوم۔ وقت

دین۔ جزا سزا۔ اسلام

جزا سزا کے وقت کا مالک خدا ہے اسی کے حکم سے کسی کو جزا یا سزا مل سکتی ہے۔ اب بہی اور آئندہ بہی ہے۔

اسلام کے وقت کا مالک خدا ہے وہ اسکی آپ حفاظت اور نصرت کریگا۔

آیت ۵۔ واؤ حالیہ ہے۔ ہم تیری عبادت کرتے ہین اس حال مین کہ تجہ سے مدد چاہتے ہین کیونکہ تیرے فضل کے سوائے عبادت کی توفیق بہی حاصل نہین ہو سکتی

آیت ۶۔ اھدنا۔ چلا ہم کو۔

جمع کا صیغہ ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ صرف اپنے واسطے دعا نہ کرے بلکہ دوسرون کو بہی ساتہ شامل کرے۔

ہدایت عموماً چار ذرائع سے ہے۔

(۱) قوت دینا۔ فطری قوے بخشنا۔ (۲) ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کی توفیق دینا۔ (۳) اس مقصد پر پہونچانا جو نیکی کے واسطے مقدر ہو۔ (۴) راستہ تبلا دینا

مستقیم۔ اقرب راہ۔ جو سب سے زیادہ نزدیک ہو۔

آیت ۷۔ انعمت علیہم۔ جن پر انعام ہوا۔ وہ نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح ہین۔

مغضوب۔ یہود۔ جن مین بے جا عداوت ہے اور علم پڑہ کر عمل نہین کرتے۔

ضالین۔ بہکے ہوئے۔ نصاریٰ۔ جنہون نے اپنے نبی سے بے جا محبت کی اور علوم الٰہی کو سیکہنے کی بجائے اپنی رائے کے تابع ہوتے۔

۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء

الٓمٓ۔ مقطعات کی نسبت اس زمانہ مین اعتراض ممکن تہا۔ کیونکہ آزادی حد سے بڑہی ہوئی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے تمام متمدن قومون (جو انتظام مدائن کو خوب کر سکین) مین ان کا رواج دے کر انہین ملزم کر دیا۔ یورپ امریکہ کے لوگون کے لئے تو یہ مسئلہ صاف ہے کیونکہ وہ اپنی قلمون۔ دواتون۔ پنسلون اور چہڑیون سلے ہوئے کپڑون کو مقطعات نام سے وابستہ کرتے ہین۔

الف۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے کو تو سب لوگ جانتے ہین۔ ریلون کے این ڈبلیو۔ آر کو بہی اکثر سمجہتے ہون گے۔ اور بعض خطابات اور قومی دکانون کے مقطعات گو ذرا غور سے معلوم ہوتے ہین۔ مگر مخفی نہین۔

عرب مین بہی ان مقطعات کا رواج تہا۔ چنانچہ بالام ایک مشہور شاعر گذرا ہے الٓمٓ۔ کی تشریح دو عظیم الشان بزرگون نے کی ہے۔ جنہین قرآن دانی مین کسی نے نہ پانہین کہا۔ وہ عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود تہے۔ انہون نے

بالاتفاق ایک معنے کئے ہین۔ صحابہ سے ان معنون کا انکار نہین کیا اور نہ یہ کہا ہے۔ کہ یہ احتیاط کے خلاف کرتے ہین۔ اس لئے مین ان معنون کو اپنے فہم کے مطابق صحیح سمجھتا ہون پھر ان کے بعد ہمارے زمانہ مین امام نے بھی یہی معنے کئے ہین اور مجھے یقین ہے کہ آپنے ابن عباس و ابن مسعود کی تقلید سے یہ معنے نہین کئے بلکہ اپنے ذوق سے بیان کئے۔ وہ معنے یہ ہین۔ کہ انا اللہ اعلم۔ مین اللہ بہت جاننے والا ہون۔ انا کا پہلا حرف لیا۔ اللہ کا درمیانی حرف اور اعلم کا آخری۔

مجموعی حیثیت سے لوگون نے طبع آزمائیان کی ہین اور دوسرے معانی بھی اپنے اپنے ذوق کے مطابق بیان کئے ہین چنانچہ ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اس سورۃ مین آدم۔ بنی اسرائیل اور ابراہیم کا قصہ آئے گا۔

ذلک الکتاب لاریب فیہ۔ یہ وہ لکھی ہوئی چیز ہے۔ لکھی ہوئی اس لئے فرمایا کہ جب آیت نازل ہوتی۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بڑے اہتمام سے اپنے سامنے لکھا لیتے۔ دوسری وجہ یہ کہ کتیبہ لشکر کو کہتے ہین۔ اور جیسے لشکر بہت سے افراد کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے اسی طرح یہ کتاب بہت سے مضامین کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے اور جیسے لشکرون سے دشمن بھاگتے ہین ایسے ہی شبہات انسانیہ اس کتاب کے لشکر سے بھاگ جاتے ہین۔ اسی لئے فرمایا۔

لاریب۔ یعنی یہ ایک ایسی عظیم الشان کتاب ہے۔ جس کے عظیم الشان ہونے مین کچھ بھی شک نہین۔ یا جس مین کسی قسم کی کوئی شبہ والی بات نہین۔ پھر ذلک الکتاب مین جو فرمایا یہی ایک کتاب ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھ نے اور کوئی ایسی کتاب نہین دیکھی جس کو "کتاب" کہا جا سکے۔ آپ کے زمانہ مین یہی ایک کتاب تھی جو حقیقی معنون مین کتاب کہلا سکے

ھدیً للمتقین۔ انعمت علیھم۔ مین دعا مانگی گئی تھی کہ ہمین راہ ہدایت دکھا یہان منعم علیہم۔۔۔ گروہ کا دوسرا نام متقی رکھ کر فرمایا۔ کہ یہ کتاب ان دعا مانگنے والون کے لئے موجب ہدایت ہے۔ جو انعمت کے مورد بننا چاہتے ہین یا بن چکے یا آئندہ بننگے سب کے لئے رہنمائی کا قانون ہے۔ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے انسان خواہ کیسا متقی ہو جائے۔ قرآن مجید مین اس کی آئندہ ترقی کے لئے سامان موجود ہے۔

الذین یؤمنون بالغیب۔ متقی کون لوگ ہین جو غیب پر ایمان لاتے ہین غیب الغیب تو اللہ کی ذات ہے۔ پھر مابعد الموت کے حالات پھر ملائکہ۔ رسول اور اس کی کتابین اسی مین شامل ہین۔ رسول بحیثیت انسان ہونے کے اس کی ذات غیب مین داخل ہے۔

ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون۔ وہ اپنی نمازون (دعاؤن) کو سنوار سے ادا کرتے ہین اور پھر جو کچھ ہم نے دیا۔ اس سے خرچ بھی کرتے رہتے ہین۔ بہت دنون سے یہ بات میرے دل مین قاعدہ کی طرح جم گئی ہے کہ جو کبھی کچھ بھی خدا کی راہ مین نہین دیتا۔ نہ دعا مانگتا ہے وہ ہدایت سے محروم رہ جاتا ہے۔

والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون	پھر ان متقیون کے لئے ہدایت ہے جو اس سے زیادہ ترقی کر کے اس وحی

کو مانتے ہین جو تیری طرف نازل ہوئی اور جو تجھ سے پہلے نازل ہوتی رہی اور آخرہ کی گھڑی پر بھی وہ یقین کرتے ہین۔

اولئک علی ھدیً من ربھم واولئک ھم المفلحون	یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت کے گھوڑون پر سوار ہو جاتے ہین اور یہی لوگ وہ ہین۔ جو مظفر و منصور ہون گے۔

اللہ نے دنیا مین مظفر و منصور ہونے کا گر بتا دیا۔ وہ لوگ جو حق و حقیقت سے دور ہین وہ منعم علیہم کے بعد مغضوب علیہم ہو جاتے ہین۔

یہ غضب کفر سے پیدا ہوتا ہے پس فرماتا ہے ان الذین کفروا۔ جن لوگون نے کفر اختیار کیا وہ ایمان نہین لائین گے۔ بطور جملہ معترضہ اس کی وجہ بیان فرمائی۔ جملہ معترضہ مبتداء و خبر کے درمیان مین کئی وجوہات سے آتا ہے۔ ایک وجہ بیان کرنے کے لئے چنانچہ یہان اسی لئے فرمایا۔ سواءٌ علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون کہ برابر ہو گیا ہے ان پر تیرا ڈرانا یا نہ ڈرانا۔ یعنی وہ کافر تیرے انذار و عدم انذار کو مساوی سمجھتے ہین۔ جب کسی کی نصیحت کا عدم وجود برابر سمجھ لیا گیا۔ تو پھر کچھ پروا نہ رہی۔ اس ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایمان نصیب نہین ہوتا تین مرضین ہین۔

سب سے پہلے تو وہ جو بات کو سنتا ہی نہین پہلے ہی سے انکار کر دیا (۲) دوسرا وہ جس نے سنا۔ مگر اس کا سننا نہ سننے کے برابر ہے (۳) تیسرا وہ جو نگاہ سے کام نہین لیتا۔ کہ نہ ماننے والون کا کیا حشر ہو رہا ہے۔ کوئی بات ہو۔ اس کو غور سے سن لینا۔ پھر فکر کرنا بہتر ہے۔ کہ یہ میرے لئے برکت کا موجب ہے۔ یا نقصان کا۔ پھر دیکھے۔ کہ اس کے ماننے والے آرام مین ہین یا نہین اور اس کے نہ ماننے والون کا انجام کیا ہو رہا ہے۔

ختم اللہ علے قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم۔	اللہ نے انسان کو بہت کچھ طاقتین بخشی ہین۔ چنانچہ ان بندون نے شیرون کو قابو کیا۔ ہاتھیون پر اپنا

تسلط جمایا۔ ہوا۔ پانی۔ آگ سب چیزون کو مسخر کیا۔ یہ ریل جو چلتی ہے۔ یہ ہوا اور آگ اور پانی کی تسخیر کا کرشمہ ہے۔ غبارے والے۔ جہازون والے اسی تسخیر سے کام لیتے ہین۔ ہاتھی کتنا بڑا جانور ہے۔ ایک انسان کے انگوٹھے کے اشارے پر چلتا ہے غرض اس انسان نے عجیب و غریب ترقی کی ہے۔ مین نے دیکھا ہے کہ یہ طوطون سے بندوق و تلوار و توپ بھی چلوا لیتے ہین۔ اور قماور۔ یہ چاہے تو خدا کو بھی پا سکتا ہے۔ غرض بڑے بڑے کام اس سے سرانجام پذیر ہوتے ہین۔ مگر بعضون نے اس نعمت کی قدر نہین کی۔ انسانیت کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالا۔ ہمارے بھیرہ مین ایک پہلوان تھا جس نے ایک دنگل مقرر کیا ہمارے بعض دوستون کو کشتی سیکھنے کا شوق پیدا وہ مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ پہلے پہلے جب وہ دنگل مین لنگوٹ باندھ کر آیا تو ہاتھون کے بل چلنے لگا۔ مجھے اس کی یہ شکل بہت ہی گھنونی معلوم ہوئی کیونکہ یہ پہلا دن تھا۔ کہ مین نے کسی انسان کو الٹا ہو کر چلتے دیکھا۔ اسی وقت مین نے کہا کہ یہ شخص قابل دید نہین۔ اگر پہلوانی مین یہ کچھ ہوتا ہے۔ تو ہم پہلوانی نہ سیکھین گے۔ میرے دوستون نے کہا

کہ یہ بھی ایک شاہزوری کا ثبوت ہے۔ مگر مین نے کہا۔ افمن یمشی مکبا علی وجہہ اھدی امن یمشی سویا علی صراط مستقیم۔

غرض بعض انسان اپنے دلون کو بدی و افکار کی طرف لیجاتے ہین اور اس ٹرینگ کا انتظار نہین کرتے۔ جو خدا سے انسان تک پہنچتی ہے۔

جب انسان پہلے ایک گند کو قبول کرتا ہے تو دوسرے گند پھر اس پر پڑنے شروع ہوتے ہین۔ جنھین قبول کرنا پڑتا ہے۔

آئت واما الذین فی قلوبہم مرض فزادتہم رجساً الی رجسہم وماتوا وھم کافرون۔

تمام حواس ظاہری کا مرجع دماغ ہے اور حواس باطنی کا مرکز قلب ہے۔ اچھا آدمی وہ ہے جو اپنے قلب کو خراب نہ ہونے دیوے اگر وہ ایسا ہونے دیگا تو پھر الٰہی قانون اپنا کام کرے گا جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ طبع اللہ علیہا بکفرھم ان پر اللہ نے مہر لگائی ان کے کفر اختیار کرنے کے سبب۔ یہان ہی قلوبہم مین ہم کا مرجع وہ کفر اختیار کرنے والے ہین۔ خدا کا قانون یہ ہے کہ جب انسان کفر کرتا ہے تو اس پر مہر لگ جاتی ہے جب کفر چھوڑ دے تو یہ مہر بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ بعض لوگ اسے ظلم سمجھتے ہین۔ مگر یہ ان کی غلطی ہے یہ تو عین انصاف ہے۔ دیکھو ایک شخص کو مدرس بنایا جاوے۔ جتنی تنخواہ وہ مانگے وہ بھی دی جائے مگر ساتھ وقت پڑہانے کی قید ہو اب وہ مدرس وقت پر حاضر نہین تو مدرسہ کی نگرانی کرنے والون کا فرض ہے۔ کہ اسے موقوف کردین اور یہ انصاف ہے ظلم نہین۔

اسی طرح انسان جب کفر پر کمر باندھ لیتا ہے تو پھر اللہ تعالےٰ ایمانی طاقتون کو سلب کر دیتا ہے۔ مثلاً دیکھو بعض لوگ اپنے ہاتھ اوپر رکھ رکھ کے سُکھا دیتے ہین جس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ ہاتھ بالکل بیکار ہو جاتا ہے اسی طریق پر جو ایمانی طاقتون سے کام نہین لیتا تو وہ طاقتین جو نعمتون کے رنگ مین دیگئی تہین چھین لی جاتی ہے۔ کافرون سے کہا گیا کہ سنو اور غور کرو۔ مگر انہون نے اول تو سننے سے انکار کیا پھر کہا کہ تمہارا نصیحت کرنا یا نہ کرنا ہمارے نزدیک یکسان ہے چونکہ انہون نے کانون سے کام نہین لیا۔ اسی لئے اللہ نے ان کے کانون کو ایسا کر دیا کہ وہ حق کے شنوا نہ رہے۔

ایک راہِ ہدائت یہ ہے کہ قلب مین جو تحریک ہو اس کے مطابق عمل کرے پھر کانون کے ذریعہ نیکی کو سنے۔ اگر یہ دونون باتین نہ ہون۔ تو کم از کم یہ تو کرے کہ یہ بات دیکھے کہ میرے شہر مین جو مختلف لوگ آباد ہین۔ فلان شخص کی بات سُن کر نیکی مین ترقی کر رہے ہین یا بدی مین۔ وہ کس کس کی بات سنتے ہین اور پھر ان کی بات پر عمل کر کے ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔ جو آدمی اتنا ہی نہین کرتا اس کی آنکھ پر پھر پٹی بندھ جاتی ہے اور حق کو نہین دیکھ سکتا۔ قادیان مین آریہ بھی موجود ہین سکھ بھی۔ سناتنی بھی عام مسلمان بھی۔ احمدی بھی۔ سب کو دیکھ لو۔ کہ یہ کس کس کی باتین سنتے رہے اور کس قوم نے نیکی کی راہون پر قدم مارا۔ اور کس کا انجام اچھا ہو رہا ہے اور کن لوگون کی زندگی دُکھون کی زندگی ہو رہی ہے۔ بعض لوگ اپنی طرف سے بعض باتین گھڑ لیتے ہین۔ مثلاً ایک شخص نے کہا کہ دلی کی پہچان یہ ہے۔ کہ اس کی پیٹھ پیچھے درود شریف پڑہین تو وہ منہ موڑ لیتا ہے۔ مین نے اسے کہا وہ امام صلوٰۃ بن سکتا ہے یا نہین کہا کیون نہین؟ اس پر مین نے اسے نادم کیا کہ وہ جب سب کے آگے ہوگا۔ پیچھے درود پڑہین گے۔ تو امام کیونکر بن سکیگا۔

غرض اس طرح انسان جب راہ حق چھوڑ دیتا ہے۔ تو ٹھوکرین کہاتا ہے۔

ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاخر وماھم بمؤمنین	پھر بہت لوگ ایسے ہین جو کہہ تو دیتے ہین کہ ہم اللہ اور یوم آخرۃ پر ایمان لائے۔ مگر وہ ذرا بھی مؤمن نہین ہوتے۔

ایمان کے سبق کا شروع اللہ پر ایمان لانے سے ہے اور اس سبق کا اختتام آخرۃ کے ماننے پر ہے اس لئے اس کے اندرونی حصون کا ذکر نہین آیا وہ سب ان دونون کے ماننے مین آگیا۔ اللہ پر ایمان جبہی کمل و مسلم ہو سکتا ہے جب اس کے ملائکہ، کتب و رسولون پر ایمان لایا جاوے۔ ماننے کے معنے صرف زبان سے کہنا نہین بلکہ قلب کی تصدیق اور عملون کے ذریعہ اپنے ایمان کا ثبوت ضروری ہے۔

یخادعون اللہ والذین اٰمنوا وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون	وہ اللہ کو چھوڑتے ہین اور ان کو جو ایمان لائے حالانکہ وہ تو اپنے نفسون ہی کو (دراصل) محروم کرتے ہین اور اپنے نفع و نقصان کا کچھ شعور نہین رکھتے

یخادعون۔ کا ترجمہ دھوکہ دیتے ہین۔ کرین تو اس مین بہت سے مشکلات ہین اس لئے میرے نزدیک اس کے معنے ترک کرتے ہین۔ صحیح ہین۔ ان لوگون نے اللہ کو چھوڑا تو اس کا خمیازہ یہ اُٹھایا۔ کہ اپنے آپ کو محروم کر لیا۔

عبد اللہ بن ابی ابن سلول ایک شخص تہا وہ بھی انہی من الناس مین سے تہا نبی کریم ایک مجلس مین وعظ کہنے لگے اس رہ پر بہت جھکڑ تہا۔ سواری مین غبار جو اٹہا تو اس نے رومال اپنے موہنہ پر رکھ لیا اور کہا کہ باتین تو اچھی ہین اگر گھر ہی سناتے تو اچھا تہا۔ یہان ہم کو تکلیف ہو رہی ہے۔ اس پر صحابہ مین بہت گفتگو ہوئی۔ ایک صحابی نے عرض کیا اسے درگذر کر دین۔ پہلے ہمارا ارادہ تہا۔ کہ اسے اپنا بادشاہ بنالین۔ یعنی تاج شاہی اس کے سر پر رکہدین اور نمبرداری کی پگڑی اسے بندھا دین۔ مگر اب کھل گیا کہ یہ شخص اس قابل نہین اس نے اپنی حرکتون سے اپنے تئین ذلیل کر لیا۔ دیکھو وہ پھر کیسا تباہ ہوا۔ مومنون کے سامنے ہلاک ہوا اور اس نے کوئی شرف نہ پایا۔

منافق اپنے تئین بڑا ہوشیار سمجھتا ہے اور اسے یہ خیال ہوتا ہے کہ مین بڑا دانا ہون دونون طرفون کو گانٹھ رکھا ہے۔ لیکن درحقیقت منافق بڑا کمزور ہوتا ہے۔ اس مین نہ قوت فیصلہ ہوتی ہے۔ نہ تاب مقابلہ۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ)